سوال

(351) صلاۃ حاجت اور صلاۃ حفظ القرآن

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے کچھ لوگوں سے صلاۃ حاجت اور صلاۃ حفظ القرآن کے متعلق سنا ہے تو کیا فی الواقع یہ نمازیں ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ دونوں نمازیں صحیح احادیث سے ثابت نہیں ہیں، نہ نماز حاجت اور نہ نماز حفظ القرآن۔ اس قسم کی عبادت کے ثابت کرنے کے لیے کوئی پختہ شرعی صحیح دلیل ہونی چاہئے۔ چنانچہ ہمیں ایسی کوئی صحیح شرعی حجت نہیں ملتی ہے اس لیے یہ غیر مشروع اور غیر مسنون ہیں۔ ([1])

---

[1] راقم مترجم عرض کرتا ہے کہ بلاشبہ ان ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نماز ثابت نہیں ہے اور بعض لوگوں نے مختلف ناموں سے مختلف نمازیں بنا رکھی ہیں اور وہ ان کے پڑھنے پر بہت بڑے بڑے ثواب کی بشارتیں دیتے ہیں۔ مثلا نماز قضائے عمری صلوۃ غوثیہ وغیرہ۔ یہ سب بے اصل اور بدعات فی الدین ہیں۔ عمومی معانی و مفاہیم کے پیش نظر اگر کوئی بندہ اپنی کسی دینی و دنیوی غرض سے اللہ کے لیے دن یا رات میں کوئی نفل پڑھے اور دعا کرے اسے کوئی خاص نام مقام متعین نہ کرے، نہ سنت رسول ثابت کرے نہ ہی اس کا ثواب مقرر متعین کرے تو اسے بدعت بھی نہیں کہا جا سکتا ہے، جیسے کہ سنن ابی داؤد کی روایت سے امام صاحب رحمہ اللہ کا رجحان معلوم ہوتا ہے:

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى))

"کہ جب آپ کو اہم کام درپیش ہوتا تو آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔"

(ابو داود، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل، حدیث: 1319)

امام ابوداود نے اس پر سکوت کیا ہے، اور ان کے قاعدہ کے مطابق یہ حدیث قابل عمل ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت شیخ الالبانی کے کہنے کے مطابق یہ ضعیف ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، باب صلاۃ التطوع، حدیث: 1325)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 296

محدث فتویٰ